سوال

(219)غیر قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب جماعت غیر قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ لے، تو اس نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں : (۱) وہ ایسی جگہ ہوں، جہاں انہیں قبلہ کا علم ہی نہ ہو سکا ہو، مثلاً : وہ سفر میں ہوں، آسمان ابر آلود ہو، انہیں جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکی ہو اور انہوں نے مقدور بھر کوشش سے قبلہ کے رخ کا تعین کرکے نماز پڑھ لی ہو اور پھر انہیں معلوم ہوا ہو کہ انہوں نے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو اس صورت میں ان کے ذمہ کچھ واجب نہ ہوگا کیونکہ مقدور بھر اللہ تعالیٰ سے انہوں نے خوف وخشیت کا پہلو اختیار کرلیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم ... ١٦ سورة التغابن

''سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ» (صحيح البخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله، ح:٧٢٨٨، وصحيح مسلم، الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ح:١٣٣٧ (٤١٢)۔

''اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم مقدور بھر اس کی اطاعت بجالاؤ۔''

خاص اسی مسئلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَلِلَّهِ المَشرِقُ وَالمَغرِبُ فَأَينَما تُوَلّوا فَثَمَّ وَجهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وٰسِعٌ عَليمٌ ... ١١٥ سورة البقرة

''اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں سو جدھر تم رخ کرو ادھر اللہ کی ذات ہے۔ بے شک اللہ صاحب وسعت اور باخبر ہے۔''

(۲) یا وہ ایسی جگہ ہوں جہاں ان کےلیے قبلہ کے بارے میں سوال کرنا ممکن ہو مگر وہ کوتاہی وسستی کی وجہ سے کسی سے نہ پوچھیں تو اس حالت میں ان کےلیے اس نماز کی قضا لازم ہوگی،جسے انہوں نے غیر قبلہ رخ ادا کیا ہے، خواہ انہیں اپنی غلطی کا علم نماز ختم کرنے سے پہلے ہو یا بعد میں کیونکہ اس حال میں وہ خود خطا کار ہیں۔ قبلہ کے بارے میں ان سے خطا ہوئی۔ گو انہوں نے جان بوجھ کر قبلہ سے انحراف نہیں کیا لیکن انہوں نے قبلہ کے بارے میں پوچھنے میں سستی وکوتاہی کا مظاہرہ کیا ہے،تاہم اگر قبلہ کی جہت سے معمولی سا انحراف ہو جائے تو یہ ان کے حق میں نقصان دہ شمار نہیں ہوگا، مثلاً: یہ کہ وہ تھوڑا سا دائیں یا بائیں طرف جھک جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ سے فرمایا تھا:

«مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ» (جامع الترمذي، الصلاة، باب ماجاء: ان ما بين المشرق والمغرب قبلة: ح: ۳۴۲ وسنن ابن ماجه، الصلاة، باب القبلة، ح: ۱۰۱۱)

''مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

جو لوگ کعبہ سے شمال کی طرف ہوں گے، ان سے ہم یہ کہیں گے کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے اور جو جنوب کی طرف ہوں گے، ان کےلیے بھی یہی حکم ہے لیکن جو مشرق یا مغرب کی طرف ہوں گے، ان سے ہم یہ کہیں گے کہ شمال وجنوب کے درمیان قبلہ ہے، لہٰذا معمولی سے انحراف سے کوئی اثر اور نقصان نہیں ہوتا۔

یہاں ایک مسئلہ کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ جو شخص مسجد حرام میں ہو اس کےلیے عین کعبہ کی طرف منہ کرنا واجب ہے، محض جہت کعبہ کی طرف نہیں کیونکہ جیسے ہی وہ عین کعبہ سے منحرف ہوگا ویسے ہی وہ قبلہ رخ سے بھی منحرف ہو جائے گا۔ میں نے مسجد حرام میں بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ عین کعبہ کی طرف منہ نہیں کرتے، مثلاً: آپ دیکھیں گے کہ جب صف مستطیل اور طویل ہو تو آپ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کا عین کعبہ کی طرف رخ نہیں ہوتا۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے، مسلمانوں کےلیے اس سے بچنا اور اس کی تلافی کرنا واجب ہے کیونکہ اس حالت میں جب وہ نماز ادا کریں گے تو غیر قبلہ کی طرف نماز ادا کریں گے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 263

محدث فتویٰ